



## سوال

(188) ملٹس ہوں کہ سلام کرنا کس کس جگہ اور کس کس آدمی کو منع ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کسی دوسرے کا خط لکھا رہا تھا۔ بخر آ کر خاموش کھڑا رہا۔ زید نے کہا کہ بھائی سلام کلام کچھ بھی نہیں۔ چور کی طرح کیوں کھڑے رہے۔ بخر نے کہا کہ جب کوئی آدمی کسی کام میں مشغول ہو سلام کرنا منع ہے۔ زید نے کہا اس کی دلیل لائو۔ بخر نے کہا تم خود تحقیق کرو۔ پھر اسی روز زید سوتا تھا۔ بخر نے آ کر سلام کیا۔ جس سے زید کی آنکھ کھل گئی۔ زید نے کہا کہ اس طرح جگانا منع ہے۔ تم نے مجھے نیند میں کیوں جگایا۔ بخر نے کہا میں نے نہیں جگایا۔ میرے ساتھ والے نے جگایا۔ لہذا ملٹس ہوں کہ سلام کرنا کس کس جگہ اور کس کس آدمی کو منع ہے۔؟ (عبداللہ از بھئی 19 جنوری 1918ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کام کرتے کسی کو سلام کرنا منع نہیں۔ بلکہ نماز میں بھی سلام علیک کرنا جائز ہے ہاں ایسا بھی نہ کرے کہ کوئی شخص سوتا ہو۔ تو بلند آواز سے اس کو اٹھا دے۔ جس سے اس کو تکلیف ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے رات کے وقت بلند آواز میں قرآن پڑھنے سے منع فرما دیا تھا۔ اس طرح سلام کو سمجھنا چاہیے۔ شریعت کا کوئی کام ایذا پر مبنی نہیں۔ ہر مسلمان کو سلام علیک کہنے کا حکم ہے۔ (8 فروری 18ء)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 145

محدث فتویٰ